عرض میری فیصلہ آپکا؟

(شیخ راحیل احمد ۔ جرمنی)

مرزا غلام احمد قادیانی کوصرف مسلمان ہونے کا دعویٰ ہی نہیں تھا بلکہ اپنے آپ کو (صحابہ کرامؓ سے لیکر آج تک بلکہ تا قیامت) رسول پاک ﷺ کا دنیا میں سب سے بڑھکر عاشق صادق، قرار دیا۔ اوراس سلسلہ میں ایک جگہ آنحضور ﷺ اور حضرت عیسیٰؑ کا موازنہ کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ''اس کے مقابلہ میں آنحضرت ﷺ کو دیکھو۔ آپ کا دعویٰ کل جہاں کے لئے اور سخت سے سخت دکھ اور تکالیف آپ کو پہنچے۔ جنگیں بھی آپ نے کیں۔ ایک لاکھ سے زیادہ صحابہؓ آپکی زندگی میں موجود تھے۔ پھران باتوں کے ہوتے ہوئے **جوشخص آنحضرت ﷺ کی شان میں کوئی ایسا کلمہ زبان پر لائے گا۔ جس سے آپکی ہتک ہو وہ حرامی نہیں تو اور کیا ہے؟** ملفوظات / ج ۵ / ص ۲۸۳۔

ان سطور سے قبل جو عبارت ہے وہ ایک علیحدہ اور تفصیلی موضوع ہے، اس پر اگر خدا تعالےٰ نے توفیق دی تو کسی دوسرے موقع پر یہ فقیر درِ مصطفےٰ ﷺ اپنی معروضات پیش کریگا۔

یہاں اسوقت موضوع یہ ہے کہ جو ایسا کلمہ زبان پر لائے جس سے حضرت رسول پاک ﷺ، رحمت اللعالمین کی شان میں ہتک ہو وہ کون ہے؟ مرزا صاحب نے اپنا فیصلہ دے دیا ہے کہ ہتک رسول پاک ﷺ کرنیوالا حرامی ہے! اور میں اس فیصلہ سے مکمل طور پر متفق ہوں، لیکن ایک انتہائی اہم سوال یہ ہے کہ مخالفیں قادیانیت انتہائی بلند آواز میں یہ الزام لگاتے ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی اور انکی اُمت اپنے آپ کو مسلمان کے طور پر پیش کرنے کے باوجود مسلسل توہین رسالت ﷺ کے مرتکب ہو رہے ہیں، اس مضمون میں اس سوال کا جواب ڈھونڈنے کی کوشش کی گئی ہے کہ کیا مرزا صاحب نے کوئی ایسی بات تو نہیں لکھی یا کہی جس سے رسول پاک ﷺ کی شان میں گستاخی کا کوئی پہلو نکلتا ہو؟

میرے قادیانی (احمدی) دوست رسول کریم ﷺ کی شان میں، مرزا صاحب کی بعض بڑی خوبصورت تحریریں پیش کرتے ہیں، لیکن واقفانِ حال مرزا صاحب کی ان تحریروں کو جن میں بظاہر رسول پاک ﷺ کی تعریف کی گئی ہے، پرکاہ کی بھی اہمیت نہیں دیتے۔ کیونکہ وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ مرزا صاحب کی یہ تحریریں ''دام ہمرنگ زمین'' سے زیادہ نہیں ہیں اور سادہ و معصوم لوگوں کو پھنسانے کے کام آتی ہیں۔ کیونکہ کئی جگہوں پر مرزا صاحب نے بیشمار توہین آمیز باتیں، اس پاک رسول ﷺ کی ذات اقدس کے بارہ میں لکھی ہیں، جن سے رسول پاک ﷺ کی ذات سے متعلق باتوں سے بے خبری ظاہر ہوتی ہے اور اسکے علاوہ نہ صرف توہین کا پہلو نکلتا ہے بلکہ اس پاک ہستی، سرورِ کائنات، رحمت اللعالمین، نبیوں کے سردار ﷺ کے خلاف شدید بغض بھی ظاہر ہوتا ہے، اور ان کی پاک ذات سے کہیں بالواسطہ اور کہیں بلاواسطہ اپنی ذات کی برتری ظاہر کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

جب میں قادیانی تھا، یہی کرتا رہا کہ مرزا صاحب کی وہ تحریریں جو میرے قادیانی دوست پیش کرتے ہیں اور بظاہر بہت خوبصورت محسوس ہوتی ہیں مرزا صاحب کے عاشق رسول ہونے کے ثبوت میں پیش کرتا تھا، اور حقیقت بھی یہی ہے کہ ۹۵ فیصد قادیانی دوستوں کو مرزا صاحب کی توہین آمیز تحریروں کا علم ہی نہیں اور جب کوئی شخص جو ان کی جماعت میں سے نہیں، ایسا حوالہ پیش کرتا ہے جسکا عام قادیانی کو علم نہیں تو وہ سدھائے ہوئے طوطے کی طرح ایک ہی رٹ لگائے جاتے ہیں، کہ یہ مولویوں کا جھوٹ ہے، یہ حوالہ پورا نہیں دیا، توڑ مروڑ کر پیش کیا ہے وغیرہ (اور میں بھی ایسا ہی کرتا رہا اس لئے مجھے علم ہے، اور کبھی خود اصل حوالہ دیکھنے کی ضرورت ہی محسوس نہیں کی کیونکہ برین واشنگ کی وجہ سے یہ یقین ہوتا تھا کہ قادیانی مربی صحیح کہہ رہے ہیں)۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ میں نے جب قادیانی عینک اتار کر مرزا صاحب کی تحریروں کا جائزہ لیا تو اس نتیجہ پر پہنچا کہ، حوالوں کو توڑ مروڑ کر پیش کرنا، ان کے ساتھ اپنے تبصرہ کو مکس کر کے پیش کرنا، حوالوں کو ادھورا پیش کرنا، بے بنیاد حوالے جنکا کوئی وجود ہی نہیں پیش کرنا، مرزا غلام احمد قادیانی کا بہت بڑا وصف تھا، جس کی ماضی اور حال میں کوئی مثال نہیں ملتی اور مجھے یقین ہے کہ ابھی کئی صدیاں اس معاملے میں مرزا صاحب کی برتری برقرار رہے گی۔ میرے قادیانی دوستو، اسکی مثال اس طرح ہے کہ تمہارے سامنے دنیا کا مزیدار ترین کھانا خوبصورت برتنوں میں، خوبصورت انداز میں پیش کیا جائے، اور تمہیں پتہ چلے کہ پیش کرنا والا اس کھانے پر کھانستا ہوا، اور چھینکیں مارتا ہوا آیا ہے تو کیا تم وہ کھانا، کھالوگے؟ اور اگر پتہ چل جائے کہ کھانا پیش کرنے والے نے رفع حاجت کے بعد بغیر صفائی اور ہاتھ دھوئے کھانا ڈالا اور پیش کیا ہے تو کیا تم اس کھانے کو ہاتھ بھی لگاؤ گے؟ اور اگر تمہیں یہ پتہ چل جائے کہ اس کھانے کی پلیٹ کو کتا چاٹتا رہا ہے اور اس پلیٹ

میں کھانا تمہیں پیش کیا ہے یا اس کھانے پر پیشاب کی چھینٹیں پڑی ہیں تو کیا اس کی کھانے کی طرف تم دیکھنا بھی پسند کرو گے چاہے کتنی ہی سجاوٹ اور لوازمات سے وہ کھانا تیار ہو؟ یہی حال مرزا صاحب کی تحریروں کا ہے انکی تحریریں کھانے کے بارے میں اوپر دی گئی مثالوں پر پورا اترتی ہیں۔ اس لئے انکی مثال اسی کھانے جیسی ہے جو میں نے اوپر بیان کی ہے۔ اور میری اس بات کا ثبوت مندرجہ ذیل بیانات مرزا صاحب ہیں۔

ارشادات مرزا صاحب:۔

❁:۔ مرزا صاحب ایک جگہ لکھتے ہیں۔ ''اور جو شخص مجھ میں اور مصطفٰےؐ میں تفریق کرتا ہے، اُس نے مجھے نہیں دیکھا ہے اور نہیں پہچانا ہے''۔ (یہ عبارت عربی، فارسی و اُردو میں لکھی ہے۔ ناقل)۔ خطبہ الہامیہ / ر خ، ج ۱۶ / ص ۲۵۹۔ اب دیکھئے جس شخص کا دعویٰ یہ ہو کہ وہ سرتا پا عشق رسول ﷺ میں اتنا غرق ہے کہ اس میں اور (نعوذ باللہ) رسول پاکؐ میں کوئی فرق نہیں اسکا اپنے محبوب رسول ﷺ کے بارے میں بنیادی علم کیا ہے؟ کیا یہ غیرت کی جگہ نہیں ہے کہ جس نام کی چادر اوڑھنے کا دعویٰ ہے اس کے بارے میں بنیادی معلومات بھی نہ ہوں بلکہ ایک پرائمری کا طالبعلم بھی زیادہ صحیح اور بہتر جانتا ہے بہ نسبت ان عاشق محمد ﷺ کا دعویٰ کرنے والے صاحب سے، فرماتے ہیں۔

❁ :۔ ''تاریخ کو دیکھو۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہی ایک یتیم لڑکا تھا جسکا باپ پیدائش سے چند دن بعد ہی فوت ہو گیا تھا اور ماں صرف چند دن کا بچہ چھوڑ کر مر گئی تھی''۔ پیغام صلح / ر خ، ج ۲۳ / ص ۴۶۵۔

❁ :۔ ''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو والدین سے مادری زبان سیکھنے کا بھی موقع نہیں ملا، کیونکہ چھ ماہ کی عمر تک دونوں فوت ہو چکے تھے''۔ ایام الصلح / ر خ، ج ۱۴ / ص ۳۹۶، حاشیہ

❁ :۔ ''تاریخ دان لوگ جانتے ہیں کہ آپ کے گھر میں گیارہ لڑکے پیدا ہوئے تھے اور سب کے سب فوت ہو گئے تھے''۔ پیغام صلح / ر خ، ج ۲۳ / ص ۲۹۹۔

❁ :۔ ''ہمارے پیغمبر خدا کے ہاں ۱۲ لڑکیاں ہوئیں۔ آپ نے کبھی نہیں کہا کہ لڑکا کیوں نہیں ہوا''۔ ملفوظات / ج ۶ / ص ۵۷۔

اس علم پر یہ برتا کہ مجھ میں اور رسول کریم میں تفریق نہ کرو، اور اس پر دعویٰ یہ کے یہ مقام مجھے عشق محمد ﷺ کے طفیل ملا، جس سے عشق ہے اسکی پیدائش کا بھی نہیں علم، اسکی اولاد کا بھی نہیں علم؟؟؟ اس قسم کے کافی علوم مرزا صاحب کے کلام میں پائے جاتے ہیں۔

❁:۔ رسول پاک ﷺ کے زمانہ سے اب تک تمام اہل اسلام کا یہ متفقہ عقیدہ ہے کہ آیت **مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہٗ احمد**۔ رسول کریم ﷺ کے بارے میں ہے اور احمد کے مصداق آپ ﷺ ہیں، اور آپ کے علاوہ اس کا مصداق کوئی نہیں۔ مرزا صاحب سے قبل تمام صحابہؓ، مجددینؒ اور آئمہ کرامؒ نے یہی معنی کئے ہیں لیکن مرزا غلام احمد قادیانی کا تمام صحابہؓ اور بزرگان دین اور مسلمانوں کے برخلاف دعویٰ ہے کہ وہ اس آیت کے مصداق ہیں۔ ازالہ اوہام / ر خ، ج ۳ / ص ۴۶۳۔ میں لکھتے ہیں کہ یہ میرے حق میں ہے اور میرا نام احمد ہے۔ کیا یہ ہتک نہیں کہ ایک آیت خدا تعالےٰ رسول پاک ﷺ کے متعلق نازل کر رہا ہے اسکو اپنے اوپر چسپاں کر لینا، کسی دلیل سے نہیں بلکہ بے تکی تاویلوں سے؟ ایک اور اہم بات کہ رسول پاک ﷺ نے اس آیت کریمہ کو اپنی طرف منسوب کیا ہے یا کسی آنے والے کی طرف؟ اگر رسول کریم ﷺ نے اپنے کو مصداق قرار دیا ہے تو کسی دوسرے کا اس آیت کو اپنے اوپر چسپاں کرنے کی جراءت کرنا کیا یہ رسول پاک ﷺ کی توہین نہیں؟

❁ :۔ دوسری بات کہ مرزا صاحب کا نام غلام ہے احمد نہیں اور غلام چاہے جتنا بھی بڑھ جائے، جسکا غلام ہے اسکے برابر یا اسکے ٹائٹل کا مصداق نہیں ہوسکتا۔ مرزا غلام اے قادیانی کے بڑے بھائی کا نام غلام قادر ہے، اسکا بھی کہیں کہ نام قادر ہے اور اسکو بھی آیت ''اللہ ہر چیز پر قادر ہے'' کا مصداق مانو؟ ایک شخص کا نام نصر اللہ ہے کیا اسکا نام اللہ ہوگا، اسکو بھی کہو کہ یہ اللہ ہے جو مدد لیکر آیا ہے؟

❁:۔ اگر میرے قادیانی دوست کہیں کہ جی ایک بات سے یہ نتیجہ نہیں نکلتا جو آپ نکال رہے ہیں اور مرزا صاحب اپنے کو غلام ہی سمجھتے تھے تو ان اشعار کا کیا مطلب نکالیں گے

منم مسیح زماں منم کلیمِ خدا ۔ منم محمد و احمد کہ مجتبیٰ باشد

یعنی ''میں مسیح زمان ہوں، میں کلیم خدا ہوں، میں محمد اور احمد ہوں، مجتبیٰ ہوں''۔ تریاق القلوب / ر خ، ج ۵ / ص ۱۳۴۔ کیا یہ برابری کا دعویٰ نہیں؟ کیا یہ رسول پاک ﷺ کی توہین نہیں؟

❁ :۔اور اگر یہ بات بھی کافی نہیں تو اس شعر کے بارے میں کیا کہیں گے؟ **انبیاء گرچہ بودہ اند بسے ۔ من بعرفاں نہ کم ترم زکسے**
یعنی انبیاء اگر چہ بہت ہوئے، لیکن میں بھی کسی سے کم تو نہیں۔نزول المسیح ر خ ، ج ۱۸ / ص ۴۷۷ / ۔اب تک کی اس فقیر نے آپکے سامنے جو مرزا صاحب کے بیان رکھے ہیں اس سے ثابت ہوتا ہے کہ مرزا صاحب نعوذ باللہ اپنے آپ کو کم از کم سرورِ کائنات ﷺ کے برابر سمجھتے تھے۔کیا یہ رسول پاک ﷺ کی توہین نہیں؟

:۔کیا میں واقعی صحیح مطلب سمجھا ہوں؟ مرزا صاحب کے بیٹے کی شہادت میری اس بات کی تصدیق کرتی ہے کہ جو نتیجہ میں نے نکالا ہے وہ صحیح ہے، لکھتے ہیں، ''مسیح موعود کو تب نبوت ملی جب اس نے نبوت محمدیہ کے تمام کمالات کو حاصل کر لیا اور اس قابل ہو گیا کہ ظلی نبی کہلائے پس ظلی نبوت نے **مسیح موعود کے قدم کو پیچھے نہیں ہٹایا بلکہ آگے بڑھایا اور اس قدر آگے بڑھایا کہ نبی کریم کے پہلو بہ پہلو لا کھڑا کیا**''۔کلمۃ الفصل / ص ۱۱۳ / از مرزا بشیر احمد ایم اے۔ان حوالوں سے کم از کم یہ تو ثابت ہو گیا کہ مرزا صاحب اور انکے متبعین انکو نعوذ باللہ نبی کریم ﷺ کے برابر سمجھتے ہیں۔کیا یہ رسول پاک ﷺ کی توہین نہیں؟

:۔لیکن کیا ظل، اصل کے برابر ہو سکتا ہے؟ کیا سایہ وجود کی حقیقی برابری کر سکتا ہے؟ رہی ظل اور بروز کی بات تو اسکا ٹنٹا بھی مرزا صاحب کے بیٹے، مرزا بشیر الدین نے صاف کر دیا، وہ لکھتے ہیں کہ **مرزا صاحب اسی طرح کے نبی تھے جس طرح دوسرے انبیاء۔اور یہ ظل، بروز وغیرہ کی بحث صرف لوگوں کو سمجھانے کے لئے تھی۔**

''اس جگہ میں یہ بات بھی بتا دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ اس مضمون میں جہاں کہیں بھی حقیقی نبوت کا ذکر ہے وہاں اس سے مراد ایسی نبوت ہے جس کے ساتھ کوئی نئی شریعت ہو۔ورنہ حقیقی کے لغوی معنی کے لحاظ سے تو ہر ایک نبوت حقیقی ہوتی ہے جعلی یا فرضی نہیں اور **مسیح موعود بھی حقیقی نبی تھا**۔اور جہاں کہیں بھی مستقل نبوت کا ذکر ہے وہاں ایسی نبوت مراد ہے جو کسی کو بلا واسطہ بغیر اتباع کسی سابقہ نبی کے ملی ہو ورنہ مستقل کے لغوی معنوں کے لحاظ سے تو ہر ایک نبوت مستقل ہوتی ہے عارضی نہیں اور **مسیح موعود بھی مستقل نبی تھا**''۔کلمۃ الفصل / مصنفہ مرزا بشیر احمد / ص ۱۱۸۔۱۱۹ / مندرجہ ریویو آف ریلیجنز نمبر ۳ ، ج ۱۴۔
یہ حوالہ ہمیں بتا رہا ہے کہ لوگوں کو بروز، ظل اور غیر شرعی، غیر مستقل نبی وغیرہ کی اصطلاحیں صرف اور صرف دنیا کو دھوکا دینے کے لئے تھیں ورنہ مرزا صاحب اپنے آپ کو نہ تو اپنے سے پہلے نبی کا تابع سمجھتے ہیں اور نہ ہی غیر مستقل نبی ہیں۔

❁ :۔مرزا غلام اے قادیانی کی پیش کردہ ہر ہر بات میں کئی کئی سنپولیے چھپے ہوتے ہیں۔ذرا یہ تحریر دیکھئے ''بعض نادان کہتے ہیں کہ عربی میں کیوں الہام ہوتا ہے۔اس کا یہی جواب ہے کہ شاخ اپنی جڑ سے علیحدہ نہیں ہو سکتی۔جس حالت میں یہ عاجز نبی کریم ﷺ کی کنار عاطفت میں پرورش پاتا ہے۔جیسا کہ براہین احمدیہ کا یہ الہام بھی اس پر گواہ ہے کہ تبارک من علم و تعلم۔بہت برکت والا وہ انسان ہے۔جس نے اس کو فیض روحانی سے مستفیض کیا یعنی سیدنا ﷺ اور دوسرا بہت برکت والا یہ انسان ہے جس سے اس نے تعلیم پائی۔تو پھر جب معلم اپنی زبان عربی رکھتا ہے ایسا ہی تعلیم پانے والے کا الہام بھی عربی میں چاہئے۔تا مناسبت ضائع نہ ہو''۔ضمیمہ تحفہ گولڑویہ / ر خ ، ج ۱۷ / ص ۷۱ ، حاشیہ۔پہلی بات تو سلطان القلم مرزا صاحب کا مبلغ علم قابل داد ہے کہ شاخ اپنی جڑ سے جدا نہیں ہوتی، شاخ اپنے تنے سے منسلک ہوتی ہے۔دوسرے جڑ کو کوئی نہیں دیکھتا وہ چھپی ہوئی ہوتی ہے اور اس پر کسی کی نظر نہیں جاتی، اس طرح ذہن میں پہلے تو یہ ڈالنے کی کوشش ہے کہ دھیان صرف میری طرف رکھو، پھر برکت دینے والا اور لینے والا دونوں کو برابر کے انداز میں پیش کیا ہے کہ ذہنوں میں لاشعوری طور پر فرق مٹ جائے۔پھر ایک اور بات یہ کہ انسان کسی کے سایہ عاطفت میں آتا ہے یعنی مکمل طور پر لیکن یہاں مرزا صاحب ''کنار عاطفت'' کا ذکر کر رہے ہیں یعنی جزوی طور پر۔رسول کریم ﷺ کو درخت کی بجائے جڑ قرار دے کر ظاہر و باہر کو چھپا ہوا کہنا، انکی عاطفیت کو کم کر کے بیان کرنا، برکت میں برابری کرنا، کیا یہ اپنے کو خوشہ چین سمجھنے والوں کا طریق کار ہے۔اس الہام کی عربی اور دوسرے متعلقہ امور پر کہیں اور انشاء اللہ روشنی ڈالوں گا۔لیکن سوال یہ ہے کہ اس طرح برابری اپنے آپ کو برابری کی سطح پر لانے کی کوشش کیا یہ رسول پاک ﷺ کی توہین نہیں؟

❁ :۔لیکن بات صرف برابری کی نہیں بلکہ مرزا صاحب ہندو مذہب کے عقیدہ کے مطابق یقین کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے مرزا صاحب کی ذات میں جنم لیا ہے، لیکن یہ بھی قدم بہ قدم دماغ میں بٹھاتے ہیں، لکھتے ہیں، ''پھر اس کتاب میں اس مکالمہ کے قریب ہی یہ وحی اللہ ہے۔ **محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم** ۔اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی''۔ایک غلطی کا ازالہ / ر خ ، ج ۱۸ / ص ۲۰۷ ۔اس میں کہاں کہا گیا ہے کہ تمہارا نام محمد اور احمد ہے۔اور اگر آپ کا نام واقعی محمد ہی رکھنا ہوتا تو اللہ تعالےٰ مرزا صاحب کے والدین کے دل میں ڈال دیتا۔دیکھیں اپنا جھوٹ کس طرح خدا پر ڈال دیا۔

۞:۔ لیکن بات آگے چلتی ہے، صرف نام ہی نہیں دیا بلکہ اپنے وجود کو نعوذ باللہ آنحضرت ﷺ کا وجود قرار دیا، لکھتے ہیں کہ،''بروزی طور پر وہی خاتم الانبیاء ہوں اور خدا نے آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں میرا نام محمد اور احمد رکھا ہے اور مجھے آنحضرت ﷺ کا ہی وجود قرار دیا ہے''۔ ایک غلطی کا ازاله / ر خ، ج ۱۸ / ص ۲۱۲۔

۞:۔ مرزا صاحب نے بروز لفظ کے استعمال سے جو دجل کا کھیل کھیلا ہے وہ بھی اپنی مثال آپ ہے۔ صوفیاء کی اصطلاح میں بروز کے یہ معنی ہیں ناقص درجہ کی روح، کسی کامل کی روح سے استفاضہ کرے۔ اگر مرزا صاحب کے بھی یہی معنی ہیں تو اس سے نہ صرف مماثلت کا دعویٰ نہیں ہوسکتا بلکہ وجود محمد ﷺ کا دعویٰ بھی نہیں ہوسکتا۔ اور عین عین ہے اور بروز بروز ہے، اگر بروز کو عین مان لیں تو بروز کیسا؟

۞:۔ پھر عربی لغت کے لحاظ سے **بروز کے معنی ھیں کسی چھپی ھوئی چیز کا ظاھر ھونا / باھر نکلنا**۔ رسول پاک ﷺ کی روح یا جسم یا دونوں مرزا صاحب ہیں تو یہ ممکن نہیں۔ قرآن کریم کی کئی آیات میں بروز کا لفظ استعمال ہوا ہے، **سورة ابراهیم، آیت ۴۸ / سورة ابراهیم، آیت ۳۱ / سورة غافر، آیت ۱۶ / سور البقرة، آیت ۲۵۰ / سورة النساء، آیت ۸۱ / سورة آل عمران، آیت ۱۵۴**۔ (بشکریه ،خوان ارمغان، مصنفه فضل احمد گورداسپوری، مطبوعه ۱۹۱۵ء)۔ ان سب میں اللہ تعالےٰ نے قبروں سے مردوں کا نکلنا، یا گھروں کے اندر سے یا کسی اوٹ سے باہر اور ظاہر ہو کر نکلنے کے کئے ہیں۔ اس سے ظاہر ہوا کہ اللہ تعالےٰ کے نزدیک بروز اس کو کہتے ہیں کہ جو جسم چھپ گیا ہو یا گھر کے اندر یا کسی اوٹ میں اور وہ ظاہر ہو کر سامنے آجائے۔ اب اس طرح تو بروز محمدی کے معنی صرف یہی ہو سکتے ہیں کہ محمد ﷺ اپنے روضہ پاک سے اُٹھ بیٹھیں، اور ایسا ماسوائے روز قیامت کے ممکن نہیں۔ اگر مرزا کو ہی نعوذ باللہ محمد ﷺ کا وجود مان لیں تو کیا رسول کریم ﷺ قبر میں چھپے ہوئے تھے جو اب ظاہر ہوگئے؟ کیا یہ رسول پاک ﷺ کی توہین نہیں؟

۞:۔ ہوسکتا ہے کہ کوئی قادیانی دوست کہے کہ یہ فقیر درِ مُصطفےٰ اسکا غلط مطلب نکال رہا ہے، آیا اسکا وہی مطلب نکلتا ہے یا نہیں، میں اپنی بات کی تائید میں مرزا صاحب کے بیٹے کی تحریر پیش کرتا ہوں اور اس بیٹے کی ایک خاص بات یہ بھی ہے کہ مرزا صاحب نے اپنے اس بیٹے کو **قمر الا نبیاء** کا الہامی خطاب دیا ہوا ہے، اور یہ (جھوٹے) نبیوں کے چاند لکھتے ہیں،''ہم کو نئے کلمہ کی ضرورت اس لئے پیش نہیں آتی کیونکہ مسیح موعود نبی کریم سے کوئی الگ چیز نہیں ہے۔ **صار وجودی وجوده** نیز **من فرق بینی و بین المصطفیٰ فما عرفنی و ماری** (یہ الہامات مرزا صاحب ہیں۔ ناقل) اور یہ اس لئے ہے کہ اللہ تعالےٰ کا وعدہ تھا کہ وہ ایک دفعہ اور خاتم النبیین کو دنیا میں مبعوث کریگا جیسا کہ آیت **آخرین منهم** سے ظاہر ہے، پس مسیح موعود (مرزا صاحب۔ ناقل) خود محمد رسول اللہ ہے جو اشاعت اسلام کے لئے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے، اس لئے ہم کو کسی نئے کلمہ کی ضرورت نہیں، ہاں اگر محمد رسول اللہ کی جگہ کوئی اور آتا تو ضرورت پیش آتی''۔ کلمة الفصل / ص ۱۵۸ / مصنفه مرزا بشیر احمد ایم اے، پسر مرزا قادیانی۔ لوکر لوگل! جناب یہاں ہندؤوں کے عقیدہ کو اپناتے ہوئے تو رسول پاک ﷺ کے بابرکت وجود کے ساتھ ساتھ انکے کلمہ پر بھی ہاتھ صاف ہوگیا۔

۞:۔ مرزا صاحب فرماتے ہیں،''بعض کاملین اس طرح پر دوبارہ دنیا میں آجاتے ہیں کہ انکی روحانیت کسی اور پر تجلی کرتی ہے اور اس وجہ سے وہ دوسرا شخص گویا پہلا شخص ہی ہوجاتا ہے۔ ہندؤں میں ایسا ہی اصول ہے'' براهین احمدیه حصه پنجم / ر خ، ج ۲۱ / ص ۲۹۱۔

۞:۔ ہندؤوں کا کیا عقیدہ ہے تو یہ بھی انکی کتاب سے پڑھ لیجئے۔''جس طرح انسان پوشاک بدلتا ہے اسی طرح آتما (یعنی روح) بھی ایک قالب (بدن) سے دوسرے قالب (بدن) کو قبول کرتی ہے''۔ اشلوک ۱۲۲، ادھیائے ۲، گیتا، بحواله احتساب قادیانیت / ج ۱۱ / ص ۱۵۸۔ کیا روح کا ایک بدن سے دوسرے بدن میں منتقل ہونا اسلامی عقیدہ ہے؟

۞:۔ اور پھر بالفرض محال اگر ہم مرزا صاحب کی تھیوری تسلیم کرلیں تو کیا خدا رسول کریم ﷺ کو نعوذ باللہ کوئی سزا دینا چاہتا تھا؟ کیونکہ ہندؤوں کے عقیدہ کے مطابق خدا جب کسی آتما کو پہلے گناہوں کی سزا دینا چاہتا ہے تو وہ پہلے سے کمتر حالت میں دنیا میں بھیجتا ہے۔ اسی لئے سزا کا لفظ میں نے اس لئے استعمال کیا کہ نبی اپنے وقت کا ذہنی، جسمانی، صحت، شکل صورت کے لحاظ سے بہترین انسان ہوتا ہے، اور ایک وقت میں تو اللہ تعالےٰ جسکو نبیوں کا سردار بنا کے اور دنیا کا بہترین و کامل انسان قرار دیکر مبعوث کرتا ہے اب اسکی روح کو ایک ذہنی بیمار، کم از کم ۳۰ سے زیادہ جسمانی بیماریوں میں مبتلا جسم، اور مجہول والا حلیہ، گندے کپڑوں میں ملبوس، نامرد، بھٹیارنوں کی طرح گالیاں دینے والی زبان، اور ہر روز اپنی پہلی بات سے مُکر کر خدا پر نیا

الزام (الہاموں کی نام پر) لگانے والے انسان کی شکل میں ہی بھیجنا تھا؟ کیا یہ رسول پاک ﷺ کی توہین نہیں؟

:۔ جو پاک وجود ﷺ ہزاروں درود وسلام ہوں اس پر، پہلی عمر میں پتھر کھا کر خون میں تر بتر ہونے کے باوجود دعا دیتا تھا کیا اب اسکو ایسے انسان کے روپ میں بھیجنا تھا کہ جو نہ صرف دوسروں کو اشتعال دلاتا ہے (یہ میرا کہنا نہیں بلکہ مرزا صاحب نے جس جج ڈگلس کو پیلاطوس قرار دیا تھا اس نے اپنے ایک فیصلہ میں مرزا صاحب کو اشتعال انگیزی کرنے والا لکھا ہے) بلکہ اگر کوئی اسکی یاوہ گوئیوں کا جواب لکھتا ہے تو آپے سے باہر ہو کر اس کتاب والے کو ہی نہیں جواب دینے والے کے پورے علاقے کو تا قیامت لعنتی قرار دیتا ہے؟ کیا یہ رسول پاک ﷺ کی توہین نہیں؟

:۔ ایک دنیا کا فتح یاب ترین اور ہر معرکے میں کامیاب ہونے والا جرنیل ﷺ جسکو خدا تعالےٰ ایک وقت میں قیصر اور کسریٰ کے دربار کی چابیاں دیتا ہے، کیا اب اسکو ایسے انسان کے روپ میں بھیجے گا کہ جو کافروں کی ملکہ کی بار بار منتیں کرتا ہے کہ میرے لاکھوں خوشامدی لفظوں کا صرف ایک لفظ "شکریہ" کہہ دو اور مجھے مزید ممنون ہونے کا موقع دو؟ کیا یہ رسول پاک ﷺ کی توہین نہیں؟

:۔ جس شخص کے ذریعہ سے خدا نے دنیا سے کفر کے اندھیروں کو دور کیا، کیا اسکو اپنے ہی دئے ہوئے دین کی تعلیم کے خلاف، اب ہندومت کی کفریہ تعلیم (جس سے کہ خود اس مذہب کے ماننے والے بھی دامن چھڑا رہے ہیں) کے ذریعہ دوبارہ اس دنیا میں لائے گا؟ کیا یہ رسول پاک ﷺ کی توہین نہیں؟

:۔ اب مرزا صاحب اپنی وحی کے ذریعہ اپنی امت کو اپنے (مرزا) پر درود بھیجنے کا حکم سنا رہے ہیں تا کہ برابری کا دعویٰ پکا ہو جائے اور اس (خود ساختہ) الہام میں رسول پاک ﷺ کا نام صرف اس لئے لگایا ہے کہ مرید بھی کہیں چونک نہ پڑیں اور کئے کرائے پر سوال نہ اُٹھ جائیں، "**صلیٰ اللہ علیک و علیٰ محمد**" تذکرہ (الہامات مرزا صاحب کی کتاب)، ص ۷۹٤، طبع دوم] ۔ اور بات صرف رسول پاک ﷺ کے ساتھ درود بھیجنے کی ہی نہیں بلکہ اس سے کہیں آگے تک جاتی ہے؟ کیا یہ رسول پاک ﷺ کی توہین نہیں؟

:۔ اور مرزا صاحب پر درود بھیجنے کو تاکیداً اور فرض بنانے کے لئے کیا وحی ہوتی ہے لیکن ایک اہم بات جو غیر محسوس طریق پر مرزا صاحب نے اپنی اس وحی میں پیدا کی ہے کہ اب درود بھیجنے کے وقت صرف مرزا صاحب کا نام کافی ہے اور رسول پاک کا نام لینا اب ضروری نہیں کیونکہ صلحاء عرب اور شام کے ابدال صرف مرزا صاحب پر درود بھیج رہے ہیں اور انکے درود میں حضرت محمد ﷺ کا نام نہیں اور انکی اس بات کی تائید زمین و آسمان کے ساتھ (بغیر رسول پاک ﷺ کو شامل کئے) اللہ بھی عرش سے تعریف کے ساتھ کر رہا ہے، مرزا صاحب کی وحی ہے، "**یصلون علیک صلحاء العرب و ابدال الشام ۔ و تصلی علیک الارض و السماء و یحمدک اللہ من عرشہ** ۔ ترجمہ: تجھ پر عرب کے صلحاء اور شام کے ابدال درود بھیجیں گے۔ زمین وآسمان تجھ پر درود بھیجتے ہیں اور اللہ تعالےٰ عرش سے تیری تعریف کرتا ہے"۔ [تذکرہ / ص ۱٦۸، طبع دوم] ۔ اسلامی تعلیمات یہ کہتی ہیں کہ کوئی بھی درود رسول پاک ﷺ کے نام کے بغیر مکمل نہیں، لیکن یہاں کتنی پُرکاری سے الہام کے نام پر رسول پاک ﷺ کا نام باہر نکالنے کی کوشش ہو رہی ہے۔ کیا یہ رسول پاک ﷺ کی توہین نہیں؟

:۔ آج مرزا صاحب کو مرے ہوئے سو سال ہو گئے، اگر ان کی زندگی میں نہیں تو موت کے بعد ہی بتا دیں کہ کونسے صلحائے عرب ہیں جنہوں نے مرزا صاحب پر درود بھیجا ہے؟ شام کے وہ کونسے ابدال ہیں جو سلامتی بھیج رہے ہیں؟ کیا قادیانی جماعت کسی واقعی صلحاء یا ابدال کے نام دے سکتی ہے؟، جنکی اس حیثیت کو ساری مسلم دنیا نہ سہی کم از کم عرب دنیا ہی تسلیم کرتی ہو، یہ علیحدہ بات کہ اپنی جماعت کے کن ٹُٹوں کو جو مرضی قرار دے لو، لیکن بات صرف، نام، مقام، کلمہ اور درود پر ڈاکہ ڈالنے یا برابری کرنے تک ہی نہیں رہتی۔

:۔ اب رسول کریم ﷺ کی تجلی سے ہی دنیا کو محروم کرنے کی سازشیں شروع ہوتی ہیں، مرزا صاحب فرماتے ہیں، "مگر تم خوب توجہ کر کے سن لو کہ اب اسم محمد کی تجلی ظاہر کرنے کا وقت نہیں۔ یعنی اب جلالی رنگ کی کوئی خدمت باقی نہیں کیونکہ مناسب حد تک وہ جلال ظاہر ہو چکا۔ سورج کی کرنوں کی اب برداشت نہیں۔ اب چاند کی ٹھنڈی روشنی کی ضرورت ہے اور وہ احمد کے رنگ میں ہو کر میں ہوں"۔ اربعین ۴ / رخ، ج ۱۷ / ص ٤٤٦-٤٤٥۔ دیکھیں کس چابکدستی کے ساتھ رسول پاک ﷺ کا وجود بے ضرورت قرار دیا جا رہا ہے، اور اپنی ضرورت بتائی جا رہی ہے، اور اسکے ساتھ ہی ذہن میں یہ بات بٹھانے کی سازش ہو رہی ہے کہ رسول کریم ﷺ کی تعلیم نعوذ باللہ جلاتی ہے اور برداشت کے قابل نہیں، لیکن میں بطور فلٹر کے ہوں یا پھر جس طرح ایئر کنڈیشنر گرم ہوا کو ٹھنڈی بنا کر پیش کرتا ہے اس طرح مرزا صاحب رسول پاک کی جلانے والی تعلیم کو چاند کی ٹھنڈی کرنیں بنا کر پیش کرنے کے مدعی ہیں جو تمہیں سکون بخشیں گی۔ کیا رسول پاک ﷺ کی تعلیم سورج کی جلانے والی کرنیں ہیں؟ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو اسکا

مطلب ہے کہ انکی تعلیم یقیناً علیحدہ ہے۔ اور یہ ایسا منحوس چاند مرزا صاحب کی پیدائش کے ساتھ ہی عالم اسلام کے سر پر چڑھا ہے کہ عالم اسلام کی غلامی ہی نہیں ختم ہو رہی، بلکہ دن بدن امت مسلمہ اس جماعت کی ریشہ دوانیوں سے مزید کمزور ہو رہی ہے! کیا یہ رسول پاک ﷺ کی توہین نہیں؟

۞:۔ بات اسی طرح بڑھاتے بڑھاتے مرزا صاحب اپنے آپ کو نبی کریم سے افضل ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور اپنی روحانیت کو رسول کریم ﷺ کی روحانیت سے بہتر ثابت کرنے کے لئے کیا الہامی عبارت لکھتے ہیں، ''اور جس نے اس بات کا انکار کیا کہ نبی علیہ السلام کی بعثت چھٹے ہزار سے تعلق رکھتی ہے جیسا کہ پانچویں ہزار سے تعلق رکھتی تھی پس اس نے حق کا اور نص قرآن کا انکار کیا۔ بلکہ حق یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کی روحانیت چھٹے ہزار کے آخر میں یعنی ان دنوں میں بہ نسبت ان سالوں کے اقویٰ اور اکمل اور اشد ہے۔ بلکہ چودھویں رات کے چاند کی طرح ہے''۔ خطبہ الہامیہ / رخ، ج ۱۶ / ص ۲۷۱ و ۲۷۲۔ کیا تیرہ صدیوں کے مجددین، صحابہؓ، آئمہ، کہیں سے بھی کوئی حدیث یا قرآنی تفسیر میں یہ معنی دکھا سکتے ہیں کہ رسول کریم دوبارہ مبعوث ہوں گے اور پہلے سے بہتر، مکمل اور پوری شدومد سے مبعوث ہوں گے؟ کیا یہ رسول پاک ﷺ کی توہین نہیں؟

۞:۔ آپ نے دیکھا کہ کس طرح شروع میں اپنے آپکو صرف ظل یعنی سائے کی حیثیت سے پیش کر کے آہستہ آہستہ اونٹ کی طرح مالک کو خیمے سے ہی بے دخل کیا جا رہا ہے۔ مرزا صاحب نے ظل اور برُوز کے نام سے دراصل اپنی ضلالت اور ذلت اور ناشکری کا جو سفر شروع کیا تھا، اسکا کہیں اختتام نظر نہیں آتا۔ اور یہ جو بات میں کہہ رہا ہوں پہلے دئے گئے اور آئندہ پیش کئے جانے والے حوالوں سے روز روشن کی طرح ثابت ہو رہی ہے اور ہو گی، اور یقیناً آپ بھی اس کی تائید کریں گے کہ یہ نہ صرف ہتک رسول پاک ﷺ ہے بلکہ اشد ترین ہتک رسول پاک ﷺ ہے۔

۞:۔ اب اپنی برتری کی دلیل کو مضبوط کرنے کے لئے مزید لکھتے ہیں، ''اور ظاہر ہے کہ فتح مبین کا وقت ہمارے نبی کریم کے زمانہ میں گزر گیا اور دوسری فتح باقی رہی کہ پہلے غلبہ سے بہت بڑی اور زیادہ ظاہر ہے اور مقدر تھا کہ اسکا وقت مسیح موعود (مرزا جی۔ ناقل) کا وقت ہو''۔ خطبہ الہامیہ / رخ، ج ۱۶ / ص ۲۸۸۔ کیا رسول پاک ﷺ کو فتح مبین نہیں ملی؟ مرزا صاحب کی کوئی ایک نام نہاد فتح بھی شکوک، شبہات، تاویلات اور اگر مگر سے خالی ہے؟ اسکے بعد بھی کوئی شک رہ جاتا ہے کہ مرزا غلام اے قادیانی کیا کہنا چاہتے ہیں؟ کیا یہ رسول پاک ﷺ کی توہین نہیں؟

۞:۔ اگر کسی کو ابھی بھی شبہ ہے کہ مرزا صاحب کی اُمت انکو نبی کریم ﷺ سے برتر نہیں سمجھتی تو مرزا بشیر الدین محمود کا حوالہ پیش خدمت ہے، ''مسیح موعود نے خطبہ الہامیہ میں بعثت ثانی کو بدر کا نام رکھا ہے اور بعثت اول کو ہلال جس سے لازم آتا ہے کہ بعثت ثانی کا کافر بعثت اول کے کافروں سے بدتر ہے''۔ الفضل قادیان / ص ۴ / ۱۵ جولائی ۱۹۱۵ء۔ اس سے انتہائی واضح طور پر ثابت ہوتا ہے کہ مرزا نعوذ باللہ رسول کریم ﷺ سے برتر ہے، کیونکہ اگر بعثت ثانی کا کافر بعثت اول کے کافر سے بدتر ہے اور مثال کے لئے جب ہلال اور بدر کا موازنہ کیا جائے تو پھر بعثت ثانی، بعثت اول سے یقیناً بہتر ہے۔ کیا یہ رسول پاک ﷺ کی توہین نہیں؟

۞:۔ اپنی برتری جتانے اور غیر محسوس طریق سے لوگوں کے ذہن میں ڈالنے کے لئے کہ رسول کریم ﷺ کی پیشگوئی پوری نہیں ہوئی کیونکہ مرزا صاحب پر یہ صحیح اعتراض بڑی شدت سے انکی ہر پیشگوئی پر لاگو ہوتا ہے اور اسکی شدت کو کم کرنے کے لئے یہ گھٹیا طریقہ اپنایا گیا، بظاہر رسول پاک ﷺ کے تین ہزار معجزوں کا ذکر ہے لیکن تحریر کے سمجھنے والے اسی نتیجہ پر پہنچیں گے جس پر میں پہنچا ہوں، لکھتے ہیں، ''مثلاً کوئی شریر النفس ان تین ہزار معجزات کا کبھی ذکر نہ کرے جو ہمارے نبی ﷺ سے ظہور میں آئے اور حدیبیہ کی پیشگوئی کو بار بار ذکر کرے کہ وہ وقت اندازہ کردہ پر پوری نہ ہوئی''۔ تحفہ گولڑویہ / رخ، ج ۱۷ / ص ۱۵۳۔ سمجھدار آدمی فوراً بات کی تہہ کو پہنچ جاتا ہے کہ یہاں مقصود تین ہزار معجزوں کا ذکر نہیں بلکہ اپنی ناکام، بے بنیاد، نہ پوری ہونے والی پیشگوئیوں کے دفاع کے لئے ایک بنیاد مہیا کرنے کی بے سود کوشش کی جا رہی ہے!!! مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ، ''شریر انسانوں کا طریق ہے کہ ہجو کرنے کے وقت ایک تعریف کا لفظ بھی لے آتے ہیں گویا وہ منصف مزاج ہیں''۔ ست بچن / رخ، ج ۱۰ / ص ۱۲۵، حاشیہ۔ کیا مرزا صاحب نے اس جگہ یہی طریق اختیار نہیں کیا؟ کیا یہ رسول پاک ﷺ کی توہین نہیں؟

۞:۔ اور اپنے آپ کو (بظاہر) غیر شعوری طور پر برتر دکھانے کے لئے اپنے نشانوں کو دس لاکھ لکھتے ہیں اور ایک اور جگہ پچاس لاکھ بھی لکھا ہے، اور مزے کی بات کہ چند سطروں میں دس لاکھ نشانات سمو دئے، پڑھئے اور سر دھنئے، ''ان چند سطروں میں جو پیش گوئیاں ہیں، وہ اس قدر نشانوں پر مشتمل ہیں جو دس لاکھ سے زیادہ ہوں گے اور نشان بھی ایسے کھلے کھلے ہیں جو اول درجہ پر خارق عادت ہیں''۔ براہین احمدیہ ۵ / رخ، ج ۲۱ / ص ۷۲۔ کیا یہ رسول پاک ﷺ کی توہین نہیں؟

۞ :۔خارق عادت اسکو کہتے ہیں جس میں کوئی انسانی ہاتھ نظر نہ آئے اور جسکی مثال اس سے پہلے نہ ہو۔میری قادیانی دوستوں سے اپیل ہے کہ دس لاکھ کو بھول جاتے ہیں،ایک لاکھ بھی نہیں،دس ہزار بھی نہیں،ایک ہزار بھی نہیں،صرف سو(۱۰۰)ہی خارق عادت نشان دکھادیں،چلو یار،دس ہی خارق عادت نشان دکھا دو؟ بھائی اگر خارق عادت ممکن نہیں تو تسلیم کرو اور دوسرے عام نشانات/کرامات ہی دکھا دو؟

۞ :۔ممکن ہے کہ کوئی قادیانی دوست اپنے دل کی تسلی کے لئے یا بحث برائے بحث کے لئے کہیں کہ رسول کریم ﷺ کے معجزات ہیں اور مرزا صاحب کے نشانات ہیں اور معجزات اور چیز ہیں اور نشانات اور چیز،انکی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ مرزا صاحب نے نشان اور معجزہ ایک ہی چیز قرار دئے ہیں،لکھتے ہیں،''امتیازی نشان جس سے وہ شناخت کیا جاتا ہے پس یقیناً سمجھو کہ سچا مذہب اور حقیقی راست باز ضرور اپنے ساتھ امتیازی نشان رکھتا ہے اور اسی کا نام دوسرے لفظوں میں معجزہ اور کرامت اور خارق عادت امر ہے''۔براہین احمدیہ۵/ رخ،ج ۲۱/ ص ۱۶۳۔

۞ :۔اس فقیر نے جو نقطہ نظر پیش کیا ہے کہ مرزا صاحب اپنی نظر میں وا پنی اولاد اور جماعت کے باعلم طبقہ میں آنحضور ﷺ سے برتر تھے یا نہیں،یہ حوالہ دیکھئے انکے ایک صحابی کا،

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں ۔ اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شاں میں

محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل ۔ غلام احمد کو دیکھے قادیاں میں

اخبار بدر قادیان، ۲۵ اکتوبر ۱۹۰۶۔اور اس نظم پر مرزا غلام احمد قادیانی نے نہ صرف خوشی کا اظہار کیا،بلکہ وہ قطعہ گھر کے اندر لے گئے اور وہاں اپنے کمرے میں اسکو لٹکایا(بھائی اپنے صحابی کو نہیں بلکہ اسکی پیش کردہ نظم کو)۔کاش کوئی غیرت مند اسوقت مرزا صاحب اور انکے اس صحابی قاضی ظہور الدین اکمل کو الٹا لٹکا دیتا تو لاکھوں لوگوں کے ایمان تباہ ہونے سے بچ جاتے۔اور یہ مرزا صاحب کی وفات سے تقریباً پونے دو سال قبل کی بات ہے،اسکا مطلب ہے کہ رسول پاک ﷺ کی شان میں گستاخی اپنی جماعت کے ذہنوں میں بہت اچھی طرح بٹھا چکے تھے۔کیا یہ رسول پاک ﷺ کی توہین نہیں؟

۞ :۔(دماغی مراق کے زیر اثر) اپنے خیال میں ہر ایک سے زیادہ روحانی طور پر بلند ہوگئے ''**ان قدمی هذه علىٰ منارة ختم عليها كل رفعة**۔ترجمہ: میرا یہ قدم اس منارہ پر جہاں تمام روحانی بلندیاں ختم ہیں''۔خطبہ الہامیہ/رخ،ج ۱۶/ ص ۷۰۔کیا یہ رسول پاک ﷺ کی توہین نہیں؟

۞ :۔اور انکی اولاد تو یہاں تک پہنچ گئی تھی کہ نعوذ باللہ کہ کوئی بھی رسول کریم ﷺ سے بڑھ سکتا ہے،انکا بیٹا اور جماعت کا خلیفہ ثانی،خود ساختہ مصلح موعود اپنی ڈائری میں لکھتا ہے،''یہ بالکل صحیح بات ہے کہ ہر شخص ترقی کرسکتا ہے اور بڑے سے بڑا درجہ پا سکتا ہے حتیٰ کہ محمد رسول اللہ سے بھی بڑھ سکتا ہے''۔خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود احمد کی ڈائری،اخبار الفضل قادیان،نمبر ۵/ ج ۱۰/ ۱۷ جولائی ۱۹۲۲ء۔کیا یہ رسول پاک ﷺ کی توہین نہیں؟

۞ :۔مرزا بشیر الدین محمود کی بات اس لئے بھی اہم ہے کہ وہ اپنے آپ کو انبیاء بنی اسرائیل کی طرح نبی قرار دیتے ہیں،لکھتے ہیں،''جس طرح مسیح موعود کا انکار تمام انبیاء کا انکار ہے اسی طرح میرا انکار تمام انبیاء بنی اسرائیل کا انکار ہے۔جنہوں نے میری خبر دی۔میرا انکار رسول اللہ کا انکار ہے۔جنہوں نے میری خبر دی''۔الفضل قادیان/ ج ۵،نمبر ۳/ ۲۲ ستمبر ۱۹۱۷ء۔لو جی پہلے ایک نبی کا رولا ہی ختم نہیں ہو رہا،دوسرا بھی آ گیا۔مرزا محمود تو دعویٰ کر کے راہی ملک عدم ہوئے لیکن اب کیا کوئی قادیانی بتا سکتا ہے کہ وہ کونسے صحیفے ہیں/آیات ہیں یا احادیث ہیں،جن میں انبیائے بنی اسرائیل نے یا رسول پاک ﷺ نے مرزا محمود کی خبر دی؟

۞ :۔مرزا محمود نے یہ دعویٰ ایسے ہی نہیں کیا۔کیونکہ مصلح موعود والی پیشگوئی میں مرزا قادیانی نے اس پیشگوئی کے مصداق کو فخر رسل کہا ہے،اس لئے مرزا محمود نے اپنے آپ کو،اور اس کے کاسہ لیسوں نے بھی اسکو **فخر رسل** کا بھی خطاب دیا ہوا ہے،حالانکہ اُس جیسے انسان کے لئے **خر رُسل** کا خطاب بھی ایک **خر** کے ساتھ بھی زیادتی ہے۔ مرزا قادیانی لکھتے ہیں،''**اے فخر رسل قرب تو معلومم شد۔ دیر آمدۂ از راہ دور آمدہ**''۔ایسے شخص کو فخر رسل قرار دینا،جسکے سیاہ کردار پر بیسیوں لوگوں نے مؤکد بعذاب قسمیں کھا کر الزامات لگائے ہیں اور اسکی طرف سے کوئی معقول جواب بھی نہیں آیا،کیا یہ تمام انبیاء اور کیا یہ رسول پاک ﷺ کی توہین نہیں؟

۞ :۔اب دیکھیں کس طرح اپنی ذات کو رسول پاک ﷺ سے آگے بڑھانے کے لئے ایک بے بنیاد سہارا لیتے ہوئے اپنی بڑائی کو دجل سے پیش کرتے ہیں،لکھتے ہیں،''اسکے لئے چاند کے خسوف کا نشان ظاہر ہوا اور میرے لئے چاند اور سورج دونوں کا،اب کیا تو انکار کریگا''۔اعجاز احمدی،ضمیمہ نزول مسیح/ رخ،ج ۱۹/ ص ۱۸۲۔باقی بات تو بعد کی ہے صرف انداز تخاطب ہی کتنا توہین آمیز ہے،''اُس کے لئے''۔کیا رسول پاک ﷺ کے لئے''اُس کے لئے'' کا لفظ مناسب ہے؟

کیا کوئی حقیقی عاشق رسول ﷺ اس طرح رسول پاک ﷺ کی نسبت الفاظ استعمال کر سکتا ہے یا کریگا؟ پھر رسول کریم ﷺ کے لئے صرف چاند کا اور اس سُپر نبی کے لئے چاند اور سورج کا نشان ظاہر ہوا، حالانکی یہ صریح جھوٹ ہے۔لیکن اگر صحیح بھی ہوتا تو کیا اس طرح رسول پاک ﷺ کے معجزوں کے ساتھ تقابل مناسب یا صحیح ہے یا تھا؟ کیا یہ رسول پاک ﷺ کی توہین نہیں؟

۞ :۔ یہاں رسول کریم ﷺ کی صورت کو مرزا کے بروز کی شکل دیکر خود وہ صورت اختیار کرتے ہیں، لکھتے ہیں ''ہمارے نبی کریم ﷺ جیسا کہ پانچویں ہزار میں مبعوث ہوئے، ایسا ہی مسیح موعود کی بروزی صورت اختیار کر کے چھٹے ہزار کے آخر میں مبعوث ہوئے''۔خطبہ الہامیہ / رخ ، ج ۱۶ / ص ۲۷۰۔کیا یہ رسول پاک ﷺ کی توہین نہیں؟

۞ :۔جیسا کہ پہلے بھی بیان کیا ہے کہ صوفیاء کی اصطلاح میں بروز کے یہ معنی ہیں ناقص درجہ کی روح، کسی کامل کی روح سے استفاضہ کرے۔اب مرزا صاحب کس طرح رسول کریم ﷺ کی اہمیت کم کرتے ہیں۔مرزا صاحب کے بیٹے لکھتے ہیں، ''پھر حضرت مسیح موعود نے آنحضرت ﷺ کو بھی بروزی نبی قرار دیا ہے چنانچہ فرمایا چونکہ تکمیل ہدایت کے لئے آپ (ﷺ) نے دو بروزوں میں ظہور فرمایا تھا۔ایک بروز موسوی، دوسرے بروز عیسوی''۔تحفہ گولڑویہ / رخ ، ج ۱۷ / ص ۲۵۶۔ الفضل قادیان / ج ۳، نمبر ۹ / ۱۳ جولائی ۱۹۱۵ء۔اگر ہم مرزا صاحب کی لن ترانیوں کو تسلیم کر لیں تو ماننا پڑیگا کہ نعوذ باللہ نبیوں کے سردار، شافعِ دو جہاں، رحمت اللعالمین، فخر الانبیاء، خاتم النبیین کی روح ناقص درجہ کی تھی اور جو رسول پاک ﷺ کے مقتدی تھے، انکی روح کو کامل قرار دے دیا۔ایک اور پہلو سے کہ اگر مرزا صاحب کا یہ ترجمہ/تشریح فرضی طور پر صحیح مان لیں اور خیال کر لیں کہ بروز بہتر ہے، کامل ہے اصل سے تو مرزا صاحب نے رسول پاک کو تو صرف دو نبیوں کا بروز قرار دیا ہے لیکن خود کو تمام انبیاء کا بروز قرار دیا ہے، یعنی اس طرح بھی اپنی برتری دکھانے کی کوشش کی ہے۔کیا یہ رسول پاک ﷺ کی توہین نہیں؟

۞ :۔مرزا صاحب ایک جگہ لکھتے ہیں کہ، ''مگر ایسے جاہلوں کا ہمیشہ سے یہی اصول ہوتا ہے کہ اپنی بزرگی کی پٹڑی جمنا اسی میں دیکھتے ہیں کہ ایسے بزرگوں کی خواہ مخواہ تحقیر کریں''۔ ست بچن / رخ ، ج ۱۰ / ص ۱۲۰ ۔خود اپنے اس ارشاد پر عمل کیسے کرتے ہیں، انکے بیٹے ایک اعتراض کا جواب دیتے ہوئے لکھتے ہیں یا کہتے ہیں، ''اگر کوئی نادان کہے کہ وہ (مرزا صاحب) تو مجددوں میں سے ایک مجدد تھے، خدا کے نبی کیونکر ہو سکتے ہیں تو مَیں کہوں گا یوں تو تمام انبیاء مجدد ہی ہوتے ہیں۔چنانچہ افضل الرُسل محمد رسول اللہ علیہ الصلوۃ والسلام کو بھی ہمارے امام (مرزا غلام اے قادیانی) نے مجدد ہی لکھا ہے۔دیکھو لیکچر سیالکوٹ ص۳''۔الفضل قادیان / ج ۲ ، ن ۹۶ /ص ۳ / ۲۶ جنوری ۱۹۱۵ء۔کیا ہادی برحق، فخر الانبیاء، ختم المرسلین کو، رحمت اللعالمین، جن کی پیروی کا انکار انبیاء بھی نہیں کر سکتے انکو (ﷺ) مجدد لکھ کر انکا درجہ اس سطح پر لانا کہ جس کی پیروی ضروری نہیں، جو اپنی آمد کا اعلان کرنے کا پابند بھی نہیں صحیح ہے؟ کیا یہ رسول پاک ﷺ کی توہین نہیں؟

۞ :۔فرماتے ہیں، ''اس زمانے میں خدا نے چاہا کہ جس قدر نیک اور راستباز اور مقدس نبی گزر چکے ہیں، ایک ہی شخص کے وجود میں انکے نمونے ظاہر کئے جائیں تو وہ میں ہوں''۔ براہین احمدیہ پنجم /رخ ، ج ۲۱/ص ۱۱۷ و ۱۱۸ ۔اب آپ دیکھیں کہ اللہ تعالےٰ کے قرار دئے ہوئے نبیوں کے سردار رسول کریم ﷺ نے بھی اس قسم کا دعویٰ نہیں کیا، حالانکہ نبیوں کے سردار ﷺ میں تمام انبیاء کی خوبیاں، اللہ تعالےٰ یکجا کر دی تھیں لیکن مرزا نے یہ دعویٰ کر دیا۔کیا یہ رسول پاک ﷺ کی توہین نہیں؟

۞ :۔لیکن بات صرف یہاں تک ہی نہیں رہتی بلکہ جس طرح خود پوری ڈھٹائی اور بے شرمی کے ساتھ اپنی ہی کہی ہوئی باتوں کے خلاف کرتے رہے اور شریعت و اخلاق کا جنازہ نکالتے رہے، پنجابی کہاوت کہ ''چور دوسروں کو کہے چور'' کے مصداق، نعوذ باللہ من ذالک رسول پاک ﷺ کو بھی گرا ہوا انسان ثابت کرنے کی ناپاک کوششیں کیں، اور بے بنیاد اتہامات انکی ذات اقدس پر لگانے کی کوشش کی، کئی مثالیں ہیں لیکن صرف دو اور مثالیں پیش کرونگا۔خنزیر جسکی حرمت مذہب اسلام نے بیان کی ہے اور رسول پاک ﷺ سے بڑھ کر کوئی بھی اس حرمت کو قائم اور دائم رکھنے کا دعویٰ نہیں کر سکتا، ان کی ذات اقدس پر یہ گندے، ذلیل، کراہیت آمیز الزام لگاتے ہوئے مرزا کا قلم کانپا نہ حیا آیا، نہ خدا خوفی محسوس ہوئی، ہوتی بھی کیسے اپنے آپ کو کائنات کا افضل ترین انسان جو سمجھتے تھے۔

۞ :۔لکھتے ہیں، ''آنحضرت ﷺ اور آپکے اصحاب .... عیسائیوں کے ہاتھ کا پنیر کھا لیتے تھے حالانکہ مشہور تھا کہ سور کی چربی اس میں پڑتی ہے''۔ مرزا صاحب کا مکتوب / اخبار الفضل قادیان، ۲۲ فروری ۱۹۲۴ء ۔کیا یہ رسول پاک ﷺ کی توہین نہیں؟

۞ :۔دوسری جگہ لکھتے ہیں، ''اور آپ ﷺ ایسے کنواں سے پانی پیتے تھے جس میں حیض کے لتے پڑتے تھے''۔منقول از اخبار ''الفضل'' قادیان/ص ۹/مورخہ ۲۲ فروری ۱۹۲۴ء۔کیا یہ رسول پاک ﷺ کی توہین نہیں؟

۞:۔مرزا صاحب کا مزید بغض یہاں دیکھیں کہ ان کی ہر قسم کی تاویلوں، دلیلوں، تحریروں کے باوجود کس طرح ننگا ہوتا ہے، مرزا صاحب اس ذات کے روضہ پاک، جن کو کمزور سے کمزور، گناہ گار سے گناہ گار مسلمان بھی، دیکھنا، چومنا، اس جگہ کی خاک کو اپنے منہ پر ملنا دنیا کی ہر نعمت سے بڑھ کر سمجھتا اور کرتا ہے، اس پاک جگہ کے بارے میں خود ساختہ اور جعلی عاشق رسول مرزا صاحب کے خیالات کیا ہیں، بظاہر حضرت عیسیٰؑ پر رسول پاک ﷺ کی برتری ظاہر کرنا چاہتے ہیں، لیکن بغض چھپ نہیں سکا، لکھتے ہیں، ''خدا تعالےٰ نے آنحضرت ﷺ کے چھپانے کے لئے ایک ایسی ذلیل جگہ تجویز کی جو نہایت متعفن اور تنگ اور تاریک اور حشرات الارض کی نجاست کی جگہ تھی''۔تحفہ گولڑویہ /رخ، ج ۱۷/ ص ۲۰۵، حاشیہ۔اور یہ خیالات اس جگہ کے بارے میں لکھے جا رہے ہیں، جس جگہ کے بارے میں حضور پاک ﷺ نے فرمایا ''میرے گھر اور میرے منبر کا درمیانی حصہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے''۔سراج المنیر، شرح جامع الصغیر، ص۲۴۶/ بحوالہ ثبوت حاضر ہے ،مصنفہ محمد متین خالد۔آپ خود سوچیں، چاہے موازنہ ہو یا کچھ اور کیا رسول پاک ﷺ سے محبت کرنیوالا، انکا ظل ہونے کا دعویٰ کرنے والا، عین محمد ﷺ ہونے کا دعویٰ کرنیوالا، انکی غلامی کا دعویٰ کرنیوالا، انکی پیشگوئیوں کے مصداق آنیوالا، اگر واقعی ہی سچا مدعی ہے تو کیا ایسے الفاظ لکھ سکتا ہے؟ کیا یہ رسول پاک ﷺ کی توہین نہیں؟

۞:۔اور برتری کا کیڑا دماغ میں ہر وقت رینگتا رہتا تھا اسنے چین نہ لینے دیا اور جب اپنی قبر کے بارے میں لکھنے لگا تو دیکھئے، اس بہروپیے اور نام نہاد عاشق رسول کے الفاظ کیا ہیں؟ اپنی قبر کے بارے میں مرزا صاحب کیا لکھتے ہیں، ''ایک فرشتہ میں نے دیکھا کہ وہ زمین کو ناپ رہا ہے، تب ایک مقام پر پہنچ کر اس نے مجھے کہا کہ یہ تیری قبر کی جگہ ہے۔پھر ایک جگہ مجھے ایک قبر دکھلائی گئی کہ وہ چاندی سے زیادہ چمکتی تھی اور اسکی تمام مٹی چاندی کی تھی۔تب مجھے کہا گیا کہ یہ تیری قبر ہے''۔الوصیت / رخ ، ج ۲۰/ص ۳۱۶۔اپنی قبر چاندی کی، مگر رسول کریم ﷺ کی جگہ نعوذ باللہ ''ذلیل جگہ تجویز کی جو نہایت متعفن اور تنگ اور تاریک اور حشرات الارض کی نجاست کی جگہ تھی''۔مرزا صاحب نے ایک جگہ لکھا ہے کہ ''مگر ایسے جاہلوں کا ہمیشہ سے یہی اصول ہوتا ہے کہ اپنی بزرگی کی پٹڑی جمنا اسی میں دیکھتے ہیں کہ ایسے بزرگوں کی خواہ مخواہ تحقیر کریں''۔ ست بچن / رخ ، ج ۱۰ / ص ۱۲۰ ۔کیا مرزا صاحب کے خیالات مرزا کے اپنے ہی قول کے مطابق تو نہیں؟ کیا یہ ثابت نہیں کرتا کہ مرزا غلام اے قادیانی کو رسول پاک ﷺ سے محبت نہیں بغض تھا، محبت کا نعرہ صرف اس لئے لگاتا تھا کہ اسکے ۹۹ فیصد مرید مسلمانوں کو گمراہ کرنے سے حاصل ہوئے ہیں، حقیقتاً وہ دشمن رسول تھا! جن پر حقیقت ظاہر ہوتی جا رہی ہے وہ قادیانیت پر لعنت بھیج کر رسول پاک ﷺ کی غلامی میں آ رہے ہیں۔کیا یہ رسول پاک ﷺ کی توہین نہیں؟

۞:۔دیکھیں مرزا جی کس صفائی کے ساتھ بالواسطہ طور پر خاتم الانبیاء بھی بن گئے، لکھتے ہیں، ''مبارک وہ جس نے مجھے پہچانا۔میں خدا کی سب راہوں میں سے آخری راہ ہوں۔اور میں اس کے سب نوروں میں سے آخری نور ہوں۔بد قسمت ہے وہ جو مجھے چھوڑتا ہے۔کیونکہ میرے بغیر سب تاریکی ہے''۔کشتی نوح / رخ ، ج ۱۹ / ص ۶۱ ۔کیا اس تحریر کے بعد کوئی شُبہ رہ جاتا ہے کہ مرزا قادیانی خاتم الانبیاء ہونے کے دعویدار نہیں؟ آخری آسمانی نور تو رسول پاک ﷺ ہیں اور جب ان پر دین مکمل ہو گیا تو پھر ان کے بغیر سب تاریکی ہے نہ کہ مرزا قادیانی کے بغیر۔کیا یہ رسول پاک ﷺ کی توہین نہیں؟

۞:۔اور پھر فرماتے ہیں ''اُس (خدا) نے ہر نبی کو جام دیا ہے مگر وہی جام مجھے لبالب بھر کر دیا ہے''۔نزول المسیح / رخ ،ج۱۸/ ص۴۷۷ ۔کیا یہ رسول پاک ﷺ کی توہین نہیں؟

۞:۔''آسمان سے کئی تخت اترے پر تیرا تخت سب سے اوپر بچھایا گیا''۔حقیقت الوحی، رخ ص۹۲/ ج۲۲۔اب دیکھیں کہ مرزا صاحب نے کسی ایک نبی کی بھی تخصیص نہیں کی اور اپنے آپ کو ''سُپر نبی'' کے طور پر پیش کر رہے ہیں، اب ذرا ان دونوں حوالوں کو غور سے دیکھئے کہ دوسرا حوالہ بھی میرے پہلے حوالے سے اخذ کردہ مطلب کی تائید کرتا ہے یا نہیں، کہ سب نبیوں کو نبیوں کے سردار محمد ﷺ سمیت صرف جام دیا، لیکن مرزا جی کے لئے اور صرف مرزا جی کے لئے جام لبالب بھر کر دیا۔اگر کسی قاری کا خیال ہے کہ یہ دو حوالوں سے تشفی نہیں ہوتی کہ مرزا جی اپنے آپ کو تمام نبیوں سے بڑھکر سمجھتے ہیں۔قادیانی حضرات کہیں گے کہ نہیں یہ غلط مطلب ہے، لیکن آیئے مزید چیک کر لیتے ہیں کہ مرزا صاحب کے بیٹے بھی یہی تاثر دیتے ہیں جو میرا تاثر ہے یا کہ نہیں، مرزا جی کے بیٹے بشیر الدین محمود احمد جو بزعم خود مصلح موعود بھی کہلاتے ہیں، لکھتے ہیں ''کہ اس (مرزا غلام احمد) نے ہمارے لئے اخلاقیات اور ضابطہ حیات کا مکمل ذخیرہ چھوڑا ہے، تمام ذی عقل انسانوں کو یہ ماننا پڑیگا کہ ان پر عمل کرنے سے ہی مسیح موعود کی آمد کے مقاصد کی تکمیل ہو سکتی ہے''۔احمدیت یا سچا اسلام /ص ۵۶۔مرزا صاحب کے اخلاق پر تبصرے کو چھوڑتے ہوئے یہ کہہ سکتے ہیں کہ بڑے میاں تو بڑے میاں، چھوٹے میاں سبحان اللہ، دیکھیں ہم بطور مسلمان اس بات پر ایمان رکھتے ہیں اور اس بات کی دوسرے مذاہب کے بہت سے انصاف پسند لوگ بھی تائید کرتے ہیں کہ انسانی

اخلاق اور مکمل ترین ضابطہ حیات کا اصل ذخیرہ دراصل آنحضرت ﷺ نے چھوڑا ہے، اور ایک عام احمدی کو جب سوال کریں گے تو وہ بھی یہی کہے گا۔ لیکن یہاں رسول کریم ﷺ کا نام اشارتاً بھی نہیں لیا جا رہا بلکہ ہر اچھائی کو مرزا صاحب سے منسوب کر کے اور (بزعم خود) ان کو سب سے بہتر قرار دیکر مرزا صاحب کے چھپے ہوئے "سپر نبی" کے دعوے کو مضبوط بنانے کی کوششیں ہو رہی ہیں، اور لاشعوری طور پر قادیانیوں کے ذہنوں میں یہ بات بٹھانے کی کوشش ہو رہی ہے کہ مرزا غلام اے قادیانی ایک ایسا سُپر نبی ہے جسکے سامنے سارے نبی (نعوذ باللہ) اَیویں ہی ہیں اور نبیوں کے سردار ﷺ سمیت سب اسکے سامنے پانی بھرتے ہیں۔ کیا یہ رسول پاک ﷺ کی توہین نہیں؟

۞:۔ اگر کوئی شبہ رہ گیا ہے تو اس حوالہ کو دیکھ لیں، مرزا صاحب کے بیٹے مرزا بشیر الدین محمود، قادیانی خلیفہ دوئم اور مرزا صاحب کے الہامات کے مطابق اپنے آپ کو مصلح موعود قرار دینے والا، مرزا کے مقام کو واضح کرتا ہے اور اعلان کرتا ہے کہ "تمام انبیاء علیہا السلام (جس میں نبی کریم ﷺ بھی شامل ہیں) پر فرض ہے کہ مسیح موعود (مرزا قادیانی۔ ناقل) پر ایمان لائیں تو ہم کون ہیں جو نہ مانیں"۔ الفضل قادیان / ج ۳ ، نمبر ۳۸ / ص ۲ / ۱۹ ستمبر ۱۵ ۱۹ء۔ کیا رسول پاک پر فرض تھا کہ مرزا پر ایمان لائیں یا مرزا کو رسول پاک اور ان سے قبل تمام نبیوں پر ایمان لانا فرض تھا؟ قرآن کریم نے دو وحیوں پر ایمان لانے کا ذکر کیا ہے ایک جو رسول کریم ﷺ پر نازل کی گئی اور دوسری ان سے قبل جو انبیاء علیہ السلام پر اتاری گئی، کسی بعد میں آنے والی وحی کا ذکر قرآن کریم میں نہیں، تو یہ کیسے ممکن تھا کہ رسول کریم ﷺ قرآن کے مخالف بات پر ایمان لاتے؟ کیا یہ رسول پاک ﷺ کی توہین نہیں؟

۞:۔ مسیح ابن مریم کے نزول یا دوبارہ آمد کا اور امام مہدی رضوان علیہ کے ظہور کا ہمیں صرف اور صرف احادیث مبارکہ سے پتہ چلتا ہے، لیکن مرزا صاحب اپنے دعویٰ کی بنیاد حدیث رسول ﷺ پر نہیں رکھتے بلکہ لکھتے ہیں کہ "ہم خدا تعالےٰ کی قسم کھا کر بیان کرتے ہیں کہ میرے اس دعویٰ کی حدیث بنیاد نہیں بلکہ قرآن اور وہ وحی ہے جو میرے پر نازل ہوئی۔ ہاں تائیدی طور پر ہم وہ حدیثیں بھی پیش کرتے ہیں جو قرآن شریف کے مطابق ہیں اور میری وحی کے معارض نہیں۔ اور دوسری حدیثوں کو ہم ردی کی طرح پھینک دیتے ہیں۔ اگر حدیثوں کا دنیا میں وجود بھی نہ ہوتا تب بی میرے اس دعوے کو کچھ حرج نہ پہنچتا"۔ نزول المسیح / ر خ ، ج ۱۹ / ص ۱۴۰۔ اب دیکھیں کہ دعویٰ بھی وہ کرے جنکا ذکر صرف احادیث رسول ﷺ میں ہو اور پھر انکی بنیاد صرف مرزا صاحب کی اپنی وحی ہو تو کیا یہ بالواسطہ طور پر احادیث نبوی جنکی صحت پر کوئی شک نہیں کی توہین نہیں اور پھر جو حدیث مرزا صاحب کی وحی کے مطابق نہیں اس کو ردی کی طرح پھینک دینے کا دعویٰ؟ کیا غلام کی یا ظِل (سایہ) کی یا ناقص نبی، یا غیر مستقل نبی کی یہ کیسے مجال ہو سکتی ہے کہ وہ نبیوں کے سردار آقائے نامدار، شافع دو جہاں، فخر الانبیاء کیا یسے اقوال مبارکہ کو ردی کی طرح پھینک دے، جنکی صحت اور اتھارٹی کی گواہی تیرہ صدیوں سے متفقہ طور پر اُمت مسلمہ کے ساتھ غیر بھی دے رہے ہوں؟ کیا یہ رسول پاک ﷺ کی توہین نہیں؟

۞:۔ ایک اور جگہ مرزا صاحب لکھتے ہیں خونی مہدی کی حدیثیں وضعی ہیں اور اس عنوان کے تحت خامہ فرسائیاں کرتے ہیں اور پھر یہ بھی فرماتے ہیں "مَیں اِن حدیثوں کو پڑھ کر کانپ اُٹھا اور دل میں گزرا۔ اور بڑے درد کے ساتھ گزرا کہ اب اگر خدا تعالےٰ خبر نہ لیتا اور یہ سلسلہ قائم نہ کرتا جس نے اصل حقیقت سے خبر دینے کا ذمہ اُٹھایا ہے تو یہ مجموعہ حدیثوں کا اور تھوڑے عرصہ بعد بے شمار مخلوق کو مرتد کر دیتا۔ ان حدیثوں نے تو اسلام کی بیخ کنی اور خطرناک ارتداد کی بنیاد رکھدی ہوئی ہے"۔ ملفوظات / ج ۲ / ص ۱۲۱۔ اب مرزا صاحب کا اپنا استدلال ہی مرزا صاحب کو غلط ثابت کر رہا ہے۔ کہ اگر یہ جماعت نہ بناتی تو کچھ عرصہ کے بعد ان احادیث کی وجہ سے ارتداد پھیل جاتا۔ مرزا صاحب نے یہ نہیں لکھا کہ لوگ مرتد ہو گئے تھے یا ہیں۔ اس جماعت کو مرزا صاحب نے ۱۸۸۹ء میں قائم کیا۔ ملفوظات کی جس جلد سے حوالہ لیا ہے اس میں ۱۹۰۰ء کے ارشادات مرزا لکھے ہیں۔ اگر تیرہ سو برس میں لوگ ان احادیث کی وجہ سے مرتد نہیں ہوئے اور اس جماعت کے قائم ہونے کے ۱۱ برس بعد تک بھی ان احادیث کی وجہ سے مرتد نہیں ہوئے تو آئندہ کی بات کرنا ہی بے بنیاد ہے۔ اس آڑ میں مرزا صاحب نے احادیث رسول مقبول ﷺ کے مقام کو ہی کم کرنے کی ناکام کوشش نہیں کی بلکہ دماغ میں یہ بٹھانے کی کوشش کی ہے کہ نعوذ باللہ رسول کریم ﷺ کی احادیث انسان کو مرتد بناتی ہیں (حالانکہ مُرتد تو انسان مرزا کو نبی ماننے سے ہو جاتا ہے)۔ کیا یہ رسول پاک ﷺ کی توہین نہیں؟

۞:۔ خدا بھی مرزا صاحب کے ارادہ کے تحت :۔

کیونکہ مرزا صاحب کا الہام ہے "میں وہی ارادہ کرونگا جو تمہارا ارادہ ہے"۔ حقیقه الوحی / ر خ ، ج ۲۲ / ص ۱۰۸۔ لو جی جس بندے نے خدا کو اپنے ارادہ کے تحت کر لیا وہ اپنے سامنے نبیوں کو کیا سمجھے گا؟ اس قسم کے حوالے تو بیشمار ہیں مگر اس مضمون میں ان سب حوالوں کا ذکر نہیں ہو سکتا۔

۞:۔ جس نے اُتار دی لوئی (چادر)، اُس کو نا شرم کوئی :۔

اسکا مطلب یہ ہے کہ جب کوئی بے شرم ہو گیا تو اسکا کوئی کیا بگاڑ لیگا۔ اور یہ بات مرزا صاحب اور انکی اولاد پر ثابت آتی ہے۔ کہ اُس ہستی پر جس کے لئے زمین آسمان پیدا کیا گیا، جسکو خدا تعالےٰ نے رحمت اللعالمین کا خطاب دیا، جسکو نبیوں کا سردار بنایا گیا، جس کو کامل انسان بنایا گیا، اور جسکے نام پر نبوت کر رہے ہیں اور جسکے نام کا کھا رہے ہیں اسی ذات اقدس ﷺ پر اس طرح کی گندہ ذہنی جو مرزا صاحب اور انکی اولاد نے دکھائی ہے، کس کا کام ہو سکتا ہے؟ کسی حرامی کا حلالی کا؟ بیشمار اور بہت زیادہ سخت حوالے موجود ہیں جو سب کے سب طوالت کی وجہ سے پیش نہیں کئے جا سکتے اس فقیر درِ مصطفےٰ ﷺ نے جو چند حوالہ جات پیش کئے ہیں، یہ مرزا صاحب کی گستاخیوں، انکی اولاد کی دریدہ دہنیوں، اور انکی جماعت کے صاحب علم لوگوں روح شکن، ایمان شکن تحریروں کے انباروں سے چند سطور ہیں، یہ سوال کرنے کے لئے کہ کیا یہ تحریریں، سرور کائنات، رحمت اللعالمین، شفیع روز محشر، خاتم النبیین، ختم المرسلین، غریبوں کے ملجا و ماوی، محسن انسانیت، رسول پاک ﷺ کی شان میں ہتک ہیں یا نہیں؟؟؟

اگر آپ کا جواب ہاں میں ہے اور ہر صاحب عقل، صاحب ضمیر، کا جواب میرے نزدیک یقیناً ''ہاں'' ہے!!! تو پھر مرزا صاحب کا فتویٰ،

''جو شخص آنحضرت ﷺ کی شان میں کوئی ایسا کلمہ زبان پر لائے گا۔ جس سے آپکی ہتک ہو وہ حرامی نہیں تو اور کیا ہے''۔

کے مصداق ایسی تحریریں لکھنے، اور کہنے والا حرامی ہے یا نہیں ؟؟؟

اب کوئی بتائے گا کہ مرزا صاحب خود، انکی اولاد، اور قادیانی جماعت کا (مذہبی) صاحب علم طبقہ جو مرزا صاحب کے اوپر دئے گئے ارشادات پر نہ صرف ایمان بھی رکھتا ہے بلکہ اس کی پوچ تاویلوں کے ذریعہ اشاعت بھی کرتا ہے (لیکن براہ کرم اس میں عام احمدی کو نہ گنیں، کیونکہ پچانوے فی صد عام احمدیوں کو ان باتوں کا علم ہی نہیں کہ مرزا صاحب کس قسم کا ''علمی ذخیرہ'' چھوڑ گئے ہیں)،

اب یہ سب مرزا غلام احمد قادیانی کے اپنے ہی فتویٰ کی رو سے کیا ہیں؟

ہتکِ رسول مقبول ﷺ کے مُرتکب ہیں یا نہیں؟ اور اس طرح مرزا صاحب کے اپنے الفاظ میں حرامی ہیں یا نہیں؟ سوال میرا ہے فیصلہ آپ اپنے ضمیر کے مطابق دیں!